

منشور رسولان ہمدردی و محبت

با خاتم و حبر امدہ منشور محمدی

توریت بلا توریت انجیل و انجیل

گویان صفت و سیرت مبرور محمدی

اجازت ہوئی ہے کہ اس کتاب کو ہر شخص کو دینا جائز ہے

منشور محمدی

اجازت ہوئی ہے کہ اس کتاب کو ہر شخص کو دینا جائز ہے

چونکہ منظر ظلمت زد اور جہاں زلف خدایہ خیل مشہور ہے ہم عندیہ پادور رازو بکچہ عدم بارستور شد و لم گفت ناگرہ صغر خیر عیان سر خاتم زمستور شد

نمبر ۱ مطبوعہ ۲۵ جمادی الآخر ۱۳۰۱ ہجری ۱۳۱۵

منشوی

جناب منشی احسان علی صاحب فیض مالک ممتاز الاخبار غم فیض

ہر تن کو ہی ایک دین گنت
پائین اس نے جو دوز باز
و د نون دین گنت گواہی
رکھتا ہے جو یہ چاک سینہ
یہ وہ ہی کہ جس نے قبل آدم
لکھا سر لوٹ زبر جسد
اللہ اللہ اسے پیغمبر
آغاز نے تجھ سے پایا انجام
تو جب سے جب تو نہیں تھا
ای تجھ پر و داور مقرر
ہی تیرے ہی فیض سے از آغا
پرچہ ہی اک حبیب تمثال
جو بن پر اس کے یہ جوا نی

ہی حمد خدا قلم کی ملت
یکارہ نہیں نہ لوگ جانیں
تحقیق ہی وحدت آہی
ہے عاشق شاہد مدینہ
آدم کیا بلکہ جسد عالم
منشور رسالت محمد
صدقے جاے فیض تجھ پر
انجام کو تو نے نخت اعلام
رنگ کوئی رد و رہن تھا
تیرے اصحاب آل سب پر
منشور محمدی یہ ممتاز
اب ختم ہوا ہی بار ہوا ز سلا
ہی لذت عمر جاودانی

ہو تابی شروع اسکا فی الحال
عاشق کی بجائی ناشکیبی
کلمہ پڑھتے ہیں اسکا ہر آن
آما وہ ہی غیر دین کے د پر
امت ستری ہی ہی امید
کہتا ہی سب یہ پکارے
دیکھو مرے ہستم کی تمت
وہ مرد شریف پاک دین ہے
مین سی سے اس کے ہون گرامی
سکرمی سولت بیانی
ہی تمکو ضرور گر ہو ویندار
قیمت میں بے بہا ہو لیکن
تم حق شیوع ہستم کو
زر پاسے بدل وہ مرد وانا
ہر عشرہ میں سال بہر گنت گنا

اس چودہ صد میں تیر ہوا ز سلا
ظاہر ہی اسکی دلفریبی
راہب قیس اہل صلبان
نازدان ہی بہت تری مدد
رکھیں عزیز اسکو جاوید
ای مومنوای بنی کو بار
حق نے اسے دی کیا سعاد
اسلام کا دل سے جو معین ہے
وہ میرے سب ہوا ہی نامی
لازم ہی تمکو قدر دانی
دل نیچے ہو مگر خیر دیدار
ملنا مر امفت یوں ممکن
خود ز نقد پانچ بھیجو
کرتار بیگا مجھے روانا
حاصل مرا ہوگا تمکو دیدار

اعلان

اخبار منشور محمدی کے بارہ جلد دن کے متفرق پرچوں میں
بحر الاسلام میں موجود ہیں لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ
جن صاحبوں کو ان متفرق پرچوں کی ضرورت ہو تو
بار سال قیمت یعنی فی پرچہ بحساب ۱۰ روپے پرچہ ضرور
ہوں سنگوالین محمول واک ۷ پرچوں کو ۷۰ روپے غریب
مسلمانوں اور مشن اسکول کے مسلمان طالب علموں کے
قیمت کی درخواست نہیں فقط محمول واک ہی دینے سے
نیم آنہ میں، پرچے ان کے نام روانہ کئے جائیں گے۔

اشراق

اس نام کا ایک رسالہ اردو زبان میں بغرض اشاعت ترجمہ
کتاب فلاطون مع شرح مقامات مشکل و بیان حالات تاریخی
جائی کیا جاتا ہے اس حکیم کی تصانیف کا ہر فقرہ حکمت اور معرفت
سے ملبوس ہے طرز بیان وہ دلچسپ کہ ناظرین کا دل کسی نگہباز
پر جذبہ پر رنج کو فرحت ہو اور شوق مطالعہ بڑھتا جائے وقت
سے فلسفہ کو اس طرح باتوں باتوں میں حل کر دیا کہ کم
سن طلباء کو بھی اس کے سمجھنے میں وقت نہ ہو ہر زمانہ کے لئے
بڑے بڑے فاضل اور حکیم اسکا دیکھنا موجب افتخار سمجھا
گئے متعدد زبانوں میں مختلف ترجمہ ہو گئے۔ اس رسالہ
میں دیگر مضامین علمی و تمدنی بھی بطور ضمیمہ ہوں گے
ضروری خبروں کے لئے ایک علیحدہ صفحہ ہو گا یہ رسالہ
قریب دو جز کے ہو گا ہیند میں دوبار نکلا کر یکا قیمت
۷۰ سالانہ مع محمول واک و الین ملک در دوسرے
دو چند طالب علموں سے غیر شایعین درخواستیں روانہ
فرمان مناسب و خواستوں کے آجانے پر رسالہ شائع

کیا جاوے گا جواب طلب امور سے لئے، اس کا نکتہ پہنچا جاوے
المشہر مرزا محمد نادی اجین کا پتہ تاک پاک ٹول
عقب چوک لکھنؤ۔

موت

جبریدہ روزگار میں تحریر ہے کہ جو سفیاء مذکورست جو
چند ماہ کے قبل حیدر آباد سے دار و مدراس ہو کر پادریوں
کی حمایت کر کے مسلمانوں کی جماعت میں تفرقہ ڈال رہے
تہا کل کار و زجر مل پاشل میں فوت ہوا۔ یہ سفاک
کثرت عیاشی کی وجہ امراض جنائث میں مبتلا تھا اور یہی
عیاشی کے جوش میں مرتد ہی بن گیا تھا۔ قاسم الاخبار۔

دیوبند ضلع سپہار پور

جناب ایڈیٹر صاحب۔ آداب عرض لیجئے جناب اور
دیوبند جیسے قصبہ میں اور پادری صاحب لوگوں کو بھکاری
پہناتے آدین اسے ہی کوئی کچھ کہے مسلمانوں کا قصبہ سمجھ
لیا تھا کہ آدو بھکاریں مگر یہاں تو بقول شخصے باوصی خلف
چھو کر ہی نہیں گئے غرض اصل یہ ہے کہ یہاں تہوڑ دن ہو
کہ پانچ پادری صاحب تشریف لائے تھے ایڈیٹر صاحب
اپ خیال فرماتے ہوں کہ انہوں نے کچھ مباحثہ کیا ہو گا
دینی لاجل و لا قوۃ صرف اک نو نہال چلتے پرزہ مولوی
صاحب جن کے کہ سر مبارک پر اسی سال دستار فضیلت
فرمیں ہوئی ہے پانچوں پادری صاحب کے سر ہو گئے وہ
وہ اعتراض اور پکڑیں پکڑیں کہ پادری صاحب کو
ہو نہیہ کہولنا دشوار کر دیا بلکہ دیوبند میں تہرنا شکل
ہو گیا مباحثہ کرنا تو بالاسے طاق ہم نہیں سمجھتے کہ
پادری صاحب کا دیوبند میں آئیے کیا قصد تھا آیا ترقی

مذہب عیسوی چاہتے تھے تو یہاں بقول شخصے املتے لینے کے دینے پڑتے اور یہاں ہی پر کیا منحصر ہے جہاں جس صاحب علم سے بحث کریں اپنی ہی جمع خراب کریں گے کیونکہ جب پادری صاحب اپنے معتقدین کے سامنے صریحی رک اپنا دین گے تو اودن کے پہلے ہی معتقدین غیر معتقد ہوں گے لہذا ہم سب پادری صاحبوں کو براہ خیر خواہی سمجھاتے ہیں کہ وہ آئندہ سے ان دورہ و گشت سے باز آویں ورنہ اوس اپنی اصلی ہی جمع کو رو دین گے ترقی کرنا تو معلوم آئندہ اختیار بدست مختار

ڈیرہ اسماعیل خان

۲۸ فروری کو ایک شخص مولارام نامی جو محکمہ منصفی میں چیر اسی تھا مولیٰ نے فرزند پانچ سالہ کے مسلمان ہوئے اور مارچ کو ایک پولی آدمی نے ہی دین محمدی اختیار کیا فقط۔ مہر نمبر ۷۰۔

یدخلون فی دین اللہ افواجاً

لاکھون روپیہ خرچ کر کے جو پادری لوگ اپنا نام ادینا کیا چاہتے ہیں وہ خدا کے فضل سے اسلام کا کام مفت میں نکلتا جاتا ہے دیکھئے مولوی سراج الدین احمد نے جب کلکتہ میں انگریزی زبان میں محمدی وعظ شروع کیا ہے انگریزی پر ہجرون اور کالے کرستانوں کا کیا حال ہو رہا ہے کوئی ایدہر جاتا ہے اور کوئی اودہر بہاگتا ہے کوئی اگر کسی وقت کچھ سن ہی جاتا ہے اود کوئی دل دھان سے کان لگا کر سنتا ہی چنانچہ اسی ہفتہ عشرہ ورمیان میں چار انگریز مسلمان ہو بیٹل کو چھوڑ کر مؤند قرآن ہو خداوند تعالیٰ اودن لوگوں کو ثابت

قدم رکھے اور ہمیشہ دین اسلام کو ترقی بخشے اللہم امین ثنائین۔ اسماء ان انگریزوں کے جو مولوی سراج الدین احمد (جسکا نام پہلے مسٹر اودہر ٹاؤنگ تھا) کے پاس مسلمان ہوئے۔
بدر الدین احمد قمر الدین احمد نجم الدین احمد عبدالرحمان۔

قبول اسلام

تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ منشی عباس علی آنر بل مولوی سید امیر علی بارسرٹ کے بہائی دوست شخصوں کو لیکر چاندنی کی مسجد میں آئے اور حافظ نعمت اللہ صاحب کے پاس دن کو مسلمان کرایا اودن دونوں کا نام پہلے گنیش دھیش تھا بعد اسلام لانے کے عبدالغنی و عبدالرحمان رکھا گیا۔ اخبار ستارہ احمدی۔

قصے سنائیں کیا دل خانہ خراب کے جو رو کو بیچد الابی بدو شراب کے

انگلند میں ایک صاحب بہادر نے اپنے عزیز اور مشرقی جو رو کو ایک جام شراب پر بیچد الا ثابت ہوئے پر ایک ہفتہ کا قید کا سخت سزا یا بھو ابل بے مرد آدمی کیا کہتے ہیں سچہ چھٹی نہیں ہے مونہ سے یہ کافر لگی ہوئی۔ اتحاد۔

کلکتہ میں ترقی اسلام

۵ اپریل کے اخبار دار السلطنتہ میں کلکتہ کی خبروں میں چاندنی گول تالاب کا حال کیفدر لکھا گیا تھا اور آئندہ کے واسطے وعدہ کیا گیا تھا کہ پھر لکھیں گے چونکہ ابھی مفصل حال تکو نہیں ملا یوں تو بازاری

افواہین بہت کچھ سنی جاتی ہیں مگر معتبر ذریعہ سے حال دریافت کیا گیا ہے غالباً ۱۲ اپریل سے پرچے میں درج ہو جاوے تاہم اتنا اب بھی لکھ رہا جاتا ہے کہ اس گول تالاب پر دین احمدی کا وعظ بڑی شان و شوکت سے ہوتا ہے اور سراج الدین احمد جو پہلے انگریز تھی انگریزی میں بڑی فصاحت کے ساتھ اور اردو میں بھی کس قدر محاورہ کے ساتھ وعظ کہتے ہیں اور یہی جو کئے انگریز یورپین نے اسلام قبول کیا ہے وہ بھی موجود ہوتے ہیں مگر ہندوستانی زبان سے بالکل واقف نہیں ہیں تاہم انگریزی میں بہت خوبی کے ساتھ وعظ کہتے ہیں ان لوگوں کے وعظ نے کچھ ایسا اثر کیا ہے سنا جاتا ہے کہ روزمرہ ایک دو آدمی مسلمان ہوئے ہیں چنانچہ کل ہی اتوار کے روز شام کو دو ہندو مسلمان ہوئے خلقت کا براہجوم رہتا ہے سرکاری پہرہ بھی رہتا ہے بڑے بڑے مدر سار جنت و غیرہ بھی موجود رہتے ہیں اہل اسلام میں چپ چاپ وعظ سنا کرتے ہیں مگر بعض متعصب کے سوا کسی قدر حرکت کر بیٹھتے ہیں چنانچہ چند روز ہوئے ایک میم وعظ من رہی تھی اسنے اپنے صاحب سے کہا کہ تم نوپا اتار کر سٹو۔ (اس تعظیم مراد تھی) اور کہا کہ یہ بیان درست ہے محمد کا دین سچا معلوم ہوتا ہے اور سوقت اس میم یا انگریز نے ایک یاد روپے ہی چندے میں دئے اور انکا ارادہ پختہ تھا کہ مسلمان ہو جائیں مگر چند کرسٹیانوں نے جو دمان کہہ رہے تھے انکا ماتہ پکڑ کر پیچھے ہٹا لیا (انہیں)

سے کہ یہ مسلمان نہ ہو جائیں) اسی طرح ایک اور میم کا حال سنا گیا کہ وعظ شکر چاہتی تھی کہ اسلام قبول کر لیں مگر کرسٹیان اوسکو پکڑ کر لیگے یہ بھی سنا کہ اوسکو چھ روز تک گھر سے باہر نکلنے نہ دیا جب وہ گھر سے نکلے تو ان لوگوں پر نالش کی کہ یہ لوگ مجھ کو زبردستی پکڑ لیگے چنانچہ عدالت سے ان لوگوں پر سورتیہ جرمانہ ہوا حاکم نے کہا کہ تم کو کیا حجاز تھا جو زبردستی پکڑ لیگے خدا انجام بخیر کرے اور کسی طرح کا دھوکا نہ دے تو ہم جانتے ہیں کہ چند روز میں ہزاروں آدمی مسلمان ہو جائیں گے۔ یہ بھی خبر ہے کہ گول تالاب پر جو مغرب کی نماز کثرت سے ہوتی ہے اور پانی کی کمی ہو جاتی ہے دمان ایک تالاب (وضو کے واسطے) بننا تجویز ہوا ہے صاحب کثیر بہادر پولیس نے خود تشریف لاکر جگہ تجویز فرمادی ہے۔ کہ اس جگہ وضو کی واسطے پانی کی جگہ ہونی چاہئے اور یہ جگہ ٹھہارت (استنجہ) کے واسطے ہوا اہل اسلام کلکتہ و بیرونجات کو لازم ہے ان نو مسلموں کی ہمیشہ امداد فرماتے رہیں آئندہ اخبار میں ان لوگوں کے نام لکھے جا دیں گے جو مسلمان ہوئے ہیں فقط۔ دار السلطنت۔

شفقت فرمائیے نیاز مندان محمد شریف ضار والہ لطف سلام علیکم۔ نیاز مند عرصہ سے شہر کلکتہ میں وارد ہے بمقام گول تالاب واقع محلہ نیو ماری تولہ وعظ رو نصاریٰ کیا کرتا ہے تاریخ ۱۹ مارچ حال کو دلیا نقل کیا

نبوت جناب سرور عالم محمد بنی آدم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ
سلی اللہ علیہ وآلہ وَاٰحِبَّاهُ وَسَلَّمَ بعد قنات نیت شریف

وَاذْ قَالَ عِيسٰی بن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ

الیکم مبعوثا لما بین یدی من التوراة و بشرا برسول

یاتی من بعدی اسمہ احمد کی پیل سے شروع کی چنانچہ

بیان کیا گیا کہ کتاب عزرا و عزلات میں کہ جو زبان

عبرانی ہے اوسکی ۵ باب میں اسوقت تک لفظ محمد

موجود ہے اور انجیل عربی مطبوعہ لندن ۱۸۵۷ء میں

لفظ فارقلیط کہ جسکی معنی احمد کی گاو فری انگلس صاحب

نے بحوالہ کتب علماء و محققین نصاریٰ اپنی کتاب لیا لوجہ

کہ جسکا ترجمہ حمایۃ الاسلام ہے بتلائے ہیں جس کے متعین

علماء نصاریٰ کا تحریف کرنا ظاہر ہے کیونکہ اب بھی

لفظ فارقلیط کی تسلی دینے والا لکھا ہے خلاصہ یہ ہے

کہ ایک پادری صاحب کسی جو جف صاحب کہ سماعت

بیان فرما رہے تھے معترض ہوئے اور فرمایا کہ اب

لوگ زبردستی محمد صاحب کے نبوت کا اثبات کرتے

ہیں پیل میں تو کسی مقام محمد صاحب کی نبوت ثابت

نہیں ہوتی نہ اشارۃً اور نہ کنایتہً چہ جائیکہ نام بندہ نے

عرض کیا کہ جناب پادری صاحب آپ ذیل میں اور

عمر ہی آپ کی قریب ۷۷ سال کے ہیونگی۔ آپ کو لازم

نہیں کہ ایسا کلمہ دروغ زبان سے نکالیں معلوم

ہوتا ہے کہ اپنی پیل کو مطلق نہیں دیکھا کیونکہ پیل

غریبہ مطبوعہ اسلام آباد کتاب یسایہ باب ۴۱ ورس

۱۵ من النبوة فی العرب الخ و ۴۲ باب

میں سجدۃ اللہ سبحا مدیدہ علامتہ فوق و اسم محمد

موجود ہے امید کہ آپ منصفانہ بلا تعصب جواب درشاہ

فرمادیں پادری صاحب ارشاد فرمایا کہ عہد عتیق میں

یہودیوں نے تحریف کی ہے اور وہ اکثر مقدم پر غلط

ہے اور نیز تحریر عہد عتیق ہمارے واسطے حجت نہیں مانا

جدید میں اگر کوئی مقام ہو تو ارشاد فرمائیے اہت وہ

قابل تسلیم ہوگا جتنا ہو پادری صاحب یہ جواب اچھا

ہو کہ اسکی کہ جناب مسیح علیہ السلام تو ریت کو منسوخ نہیں

کیا بلکہ اوسکی قائم رہنے کی خبر عہد جدید میں موجود ہے

آپ کس دلیل سے کہتے ہیں فرمایا کہ فرمودہ مسیح نسبت الحکم

عشرہ توریت کے ہے نہ نسبت کل مضمون توریت کے۔

عرض کیا کہ سوا احکام عشرہ کے اور مقامات کی غلطی

آپ کو تسلیم ہے جواب دیا کہ البتہ ہکو اوسکی محنت و غلطی

سے کچھ سرور کار نہیں عہد جدید بجز تحریف اور تبدیلی

ہے اوس سے دلیل پیش کیجئے بندہ نے انجیل یوحنا باب ۱۴

ورس ۱۶ کو پیش کر کے عرض کیا اس ورس میں جو

لفظ تسلی دینے والا لکھا ہے یہ ترجمہ لفظ فارقلیط کا ہے

جسکے معنی احمد کے ہیں دیکھو حمایۃ الاسلام صفحہ ۷۷ و ۷۸

۷۷ متعصب عیسائیوں نے اسکے ترجمہ میں اختلاف

کیا یعنی بعض نے پر سکلیو طاس اور بعض نے پر سکلیط

بعض نے تسلی دینیوالا بعض نے وکیل بعض نے معری

لکھا ہے کتابی باکی ہے کہ جمیع اہل علم کا قاعده ہے

کہ علم کا ترجمہ نہیں کرتے حضرات نصاریٰ نے خلاف

قاعدہ علم علم کا ترجمہ ہی کر دیا جس سے تحریف کا ہی ثبوت

ہو گیا کیا زبردستی ہے بہنا پادری صاحب اگر

کسی شخص کا نام آفتاب خان ہو اور کوئی بجائے

آفتاب خان سورج خان یا خورشید خان یا شمس خان یا شہزاد
خان یا رب خان کہہ دو تو کیا ان ترجموں آفتاب خان
مفہوم ہو سکتا ہے جواب دیا نہیں عرض کیا گیا کہ جب آفتاب
خان مفہوم نہیں ہو سکتا ہے تو تسلی دینے والے سے فارغ
کس طرح مفہوم ہو گا علاوہ اسکے نسب نامہ متی میں جعفر
الاسم موسیٰ ہے اور اسکا ترجمہ کس واسطے کیا صرف فاطمہ
سے لفظ سے ترجمہ کر لینا کیا سبب۔ نقیب کو چہرہ کر جواب
ارشاد فرمائے پادری صاحب ارشاد فرمایا کہ آج ملتوی
رکھنے کل کو اور دو چار پادریوں کو ہمراہ لیکر آؤنگا۔
اور سوقت جواب دون گا یہ کہ پادری صاحب تشریف
لیگے اسوقت تک پادری صاحب کا کل نہیں ہوا دیکھئے
تب کل ہو گا یا بیکل ہی رہیں گے۔ امید رکھتا ہوں کہ
آپ ہر بانی فرما کر مضمون بالا کو درج اخبار فرما کر بندہ
کو مرہون منت فرمائے۔

خیر خواہ محمد تقی حسین صاحب
الواغین شاہجہانپور

یورپ کی جنگی طاقت

یورپ برے زور کے ساتھ اپنی تہذیب پر نازاں ہے
اور آج کل وہی سلطنت تمام سلطنتوں سے بڑھ کر تہذیب
بھی جاتی ہے جسکو نئے نئے قانون کے برباد کرنے والے
آلات سے ایسا وکالہ حاصل ہے سلاطین یورپ اپنی
ی مودہ میان مشہور تہذیب اور پیشانی کی مشینیں بگاڑ
دیتے لیکن گران کے دلون کو عقل کی دور بین لگا کر
دیکھنا چاہیگا تو یہی معلوم ہو گا کہ ایک دوسرے کی رقبہ
دنگ سے بہرے ہو رہے ہیں۔ ہمتو یورپ کو اسوقت
مہذب سمجھتے جبکہ استبازی اور خلوص کے ساتھ زمین

پر نازاں ہونا۔ انسانی تہذیب اخلاق کے موافق نہیں
اتفاق ہوتا کہ زیر دستوں کا گہر چھیننے کے لئے۔
حال ہی کے تجربہ چند سال نے بتا دیا ہے کہ سلاطین یورپ
میں اسوقت اتحاد و اتفاق ہوا ہے جبکہ کسی زیر دست
مگر اسلامی سلطنت پر کسی سخت پولیسکل حادثے نے
نزول کیا ہے روس نے جب ترکی پر یورش کی تو
سلاطین یورپ خاموش رہے کیونکہ ان کو کامل یقین
تھا کہ اگر سلطنت ترک گر جائیگی تو ایک ایک قاش
بجھہ رسی ان کے ماتہ ہی آجائے گی جب فرانس نے
نیولس پر یورش کی تو سلاطین یورپ اسوقت ہی
خاموش رہے انجام یہ ہوا کہ مصر پر انگلستان کا دست
ہوا اور اب نیولس کے مقابلہ میں مصر پر انگریزی فوج
قابل ہے یہ قاعدے کی بات ہے کہ جب مقررہ حد
زیادہ طاقت بڑھائی تو زور آزمائی کے لئے
طبیعت لپچائیگی۔ ہنکو یورپ کے موجودہ جنگی طاقت
اور بات کی بات میں تباہ کرنے والوں جدید آلات
حرب و ضرب سے نہایت ہی خوف معلوم ہوتا ہے کہ اگر
خدا نخواستہ یورپ میں آتش جہال و قتال مشتعل
ہوگئی تو خدا جانے ہندوگان خدا کی جانوں کی کیا
کیفیت ہوگی اور انسانوں کا خون کیسا پانی کی طرح
ہیگا۔ کیا یورپ کے دعو تہذیب کے مقابلہ میں یہ ممکن
نہیں کہ تمام سلاطین یورپ اپنی اپنی جنگی طاقت
باتفاق باہمی گہتا دین اپنی اپنی فوجوں کی تفرقہ
کم کر دیں لیکن مشکل یہ ہے کہ ابتدا کسی جانب سے ہو
ہر ایک سلطنت یہی کہتی ہے کہ اگر فلان سلطنت اپنی

جنگی طاقت کم کر دے تو ہم ہی کم کر دینا اسکی
 قوی وجہ یہ ہے کہ با این ہمہ دعوے تہذیب سلاطین
 یورپ کے دل صاف نہیں اور یہی سمجھ رہے ہیں کہ
 ہماری زندگی جنگی اور فوجی طاقت سے بڑھانے
 ہی پر منحصر ہے۔ ہم یورپ کو اسوقت مہذب خیال
 کرتے جبکہ واپسی امن و امان قائم ہو جاتا اور کسی
 جانب سے یورپ کے امن پر دھمکی پڑ جانے کا خوش
 ہوتا۔ وحشیوں کی وحشت تو بہت دنوں تک قائم
 نہیں رہ سکتی لیکن اگر مہذبوں کے سروں پر وحشت کا
 دیو سوار ہوتا ہے تو ہری ہی بلوا کر چھوڑتا ہے۔
 یورپ کا قانون انٹرنیشنل موجودہ حالت پر نظر
 کر کے بالکل معطل اور ناقابل عمل درآمد ثابت ہوتا
 ہے اسوقت تو ہر ایک سلطنت کا اس پر یوت قانون
 اور بیج سے ضابطے پر عمل ہے کہ زبردست سے میں سب
 اور اس قاعدہ پر مدار ہے کہ کسی معاہدہ یا کسی ضابطہ
 پر کار بند ہونا صریح ضعف کی علامت ہے جب یہ صورت
 ہے تو ہم یورپ کے دعوے تہذیب کو کیونکر تسلیم
 کر سکتے ہیں۔

سلاطین یورپ کے مابین جو کچھ خراش تراش رہی
 ہے وحشی سی وحشی اقوام میں یہی یہ خراش تراش
 اور نفاق و رشک نہیں پایا جاتا باہمی کشت و خون
 کا مصالحہ اور ایندھن یورپ میں ہمیشہ طیار رہتا
 ہے صرف ایک چھوٹی سی چنگاری سے پڑنے اور
 خفیف سے چھوٹنے سے چلنے کی دیر ہوتی ہے۔ ترکی کو
 سلامت رکھنے کے سبب یورپ کا امن قائم ہی خود دیوتا

ہی کے پوینچل فیلسوف مدبروں کا متور ہے کہ اگر خدا کا
 ترکی گو (بزم مخالفین) اگر گئی تو جو نفاق اور سوت
 یورپ میں موجود ہے تو سچ حدود و سلطنت کی حد
 اسکو دوبا لا کر دیگی اور پھر امن کا خدا حافظ

بقیہ سوالات

پطرس وغیرہ شاگردان کی ایمانی پر خام مسیح کی گواہی
 جو علی روس لاشہا ہوئی کافی ہو کہ اتنا تو مسیح ہی
 جانتی ہوں گے کہ مسیح جہنم نہیں بول سکتے اور جو
 کچھ آپ فرما دین وہ حق ہی ہو گا۔ تو اب جو تمام عیسیٰ
 ان شاگردوں کی تصدیقات کو الہامی اور ان کو رسول
 سمجھتے ہیں غلط ہے کہ ایمان ان اہل الہام کو اتنا ہی
 نہیں جتنا رامی کا دانہ تو کمال حیرت و حیرت کا مقام
 ہے کہ ایسے بے ایمانوں اور شیطانوں کو کیونکر الہام
 ہوا سولے اسکے اور کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی
 کہ ان حواریین پر الہام کی تہمت عیسائیوں کی لگانی
 ہوئی ہے یا جیسا کہ سوال سہارین تصریح کئی گئی ہے
 کہ شیطان آپ کو نوری فرشتہ سے بدل دالتا ہے
 شیطانی وسوس کو ان حواریین نے اپنی بے ایمانی
 کی سبب الہام سمجھا ہوا اور یہ ہی بہت قریب القیاس
 و نہ ممکن نہیں کہ جو خود بے ایمان ہیں ایمان کی تعلیم
 دیوں اگر ایسے لوگوں کی تعلیم ہوگی تو بے ایمانی کی
 ہی ہوگی۔ پس انکی تقلید اور انکی تصانیف پر جن کو
 آج انجیل کہتی ہیں اعتماد کرنا مورث بے ایمانی اور
 تقلید شیطانی ہے۔ اسی خداوند میری تو ہمارے
 برادران اہل کتاب کو عقل سلیم عطا فرما کہ تیری راہ

قیم ہوں اور تیری رسولی لقب پر مدق دل سے ایمان لا دین۔

سوال ۲۱ مئی ۱۶ باب ۲۴ تب یسوع نے اپنی شاگردوں سے کہا اگر کوئی میرے پیچھے آوے تو اپنا انکار کرے اور اپنی صلیب اٹھا کر میری پیروی کرے ۲۵ کیونکہ جو کوئی اپنی جان بچا نا چاہے اسے کہو نیگا پر جو کوئی میری لئے جان کہو نیگا اسے پائیگا۔

حاصل ان آیات کا یہ ہے کہ حضرت روح اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میری پیروی اور محبت میں جو شخص اپنی جان نثار کرے گا وہ زندہ رہے گا یعنی نجات پائیگا۔ اور جو مجھ سے اپنی جان کو عزیز سمجھے گا وہ اپنی جان کو کہو نیگا یعنی گمراہ ہوگا۔ اور یہ حکم تاکید خصوصاً شاگردوں کو اور عموماً سب کے لئے واجب الطاعت تھا اور چند آیات اور بھی اسی مضمون کی اناجیل و خطوط میں پائے جاتے ہیں لیکن افسوس کہ جسوقت آپ دست یہود خذہم اللہ من گرفتار کئے گئے تو کل شاگرد اپنی اپنی جان بچا کر بھاگ نکلی اور کوئی بھی ہمراہ رکاب نجات انتساب نہ رہا اور جنگل کے چمڑیوں کے طرح پرواز کر گئی گویا ان لوگوں کو مسیح سے کچھ بھی نسبت نہ تھی مان ایک پطرس باقی رہ گئی وہ بھی اسلئے کہ آپ نے قبل ازیں واردات کے اسکو اس مرتبہ متنبہ کیا تھا اور مسیح میں اور بس پیش منوط فنا ہو گئی تھی۔ اور گائیگا کہ آپ سی کو مطلع کرتے تھے چنانچہ پچھلی سوالوں میں کچھ کچھ تذکرات کا آہی گیا ہے۔ مگر باوجود اس جبرائی کے کچھ فائدہ مترتب نہیں ہوا کہ پطرس نے

خوف جان میں بار رفاقت مسیح سے انکار کیا اور حیلۃ اپنی جان بچائی حالانکہ ان کم ہمت اور یقینوں کو کچھ ہی خوف جان نہ تھا کہ آپ اس سے چند روز پہلے فرما چکے تھے کہ یہود صرف میری جان کے دشمن ہیں اور کسیکی جان کے خواہان نہیں لیکن قربان جائے اس یقینی اور بے وفائی اور وعدہ فراموشی کی کہ سب کچھ وعید و تہدید ایک جسم خاکی اور اتسائش چند روزہ کے لئے ایک آن واحد میں نسبتاً کر دیا۔ پس یہ لوگ بموجباتیت ۲۵ جو صدر سوال ہذا میں درج ہے گمراہ ہوئے تو اب دوسرے کو کیونکر راہ نجات بتا سکتے ہیں اگر یہ خود ہی نجات پا جائیں تو غنیمت جانو۔

اگر کوئی نا عاقبت اندیش عیسائی کا لایا گورا یوں کہے کہ حضرت مسیح ہی نے ان لوگوں کو منع کیا تھا تو اسکا جواب یہ ہے کہ اناجیل موجود ہیں آپ نے کشت و خون کرنے اور جنگ و جدل سے منع فرمایا تھا اور یہ حکم نہیں دیا تھا کہ ہم کو تنہا چھوڑ کر بھاگ جانا جہنم بول کر اپنی جان بچانا اگر اس گریز میں تمہاری چادر دشمن کے ماتہ میں آگئی تو اس کا خیال نہ کرنا چادر اوسے کو چھوڑ کر رفو چکر بن جانا کہ جان چاہئے چادر بدن کا صدمہ بہت مل رہیں گے۔

باتے آئندہ۔

صلیہ بحر الاسلام مسکزی بنگلور میں محمد شریف کو انتہام سے چھپا۔